مقصدِ امام حسین علیہ السلام

درود تجھ پہ ہو گُل کر کے اپنے گھر کے چراغ
حسین دی ہے زمانے کو روشنی تو نے
تیرا کرم، حق و باطل کے درمیان لکیر
خود اپنے خون کی سرخی سے کھینچ دی تو نے

حامیانِ یزید جا بجا کہتے رہتے ہیں۔ حضرت حسین کے کوفہ جانے کا مقصد کیا تھا؟ بعض ناصبی تو تمام حدود پھلانگ جاتے ہیں۔ نہایت ہی گستاخانہ لہجے میں کہا کرتے ہیں۔ "حسین وہاں لینے کیا گئے تھے"۔

یاد رہے اس طرح کی باتیں وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو خود بے مقصد زندگی گزارنے کے عادی ہوں اور خانوادہ رسالت کے حُسنِ کردار سے ناواقف

ہوں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ سیدنا امام حسین علیہ السلام کس مقصد کی خاطر کوفہ گئے تھے۔

﴿امام المحدثین حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فیصلہ کن تحریر﴾

"قسم خرجوا غضبا للدين من اجل جورالولاة وترك عملهم بالسنة النبوية فهولاء اهل حق و منهم الحسين بن علی واهل المدينة فی الحرة"

(فتح الباری ج12ص286)

حکمرانوں کے خلاف اُٹھنے والوں میں ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو غیرتِ دینی کی بنیاد پہ اٹھے حکمرانوں کے ظلم و ستم اور ان کے تارکِ سنت ہونے کی وجہ سے میدانِ عمل میں اترے۔ یہی لوگ اہلِ حق ہیں۔ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور حرہ کے معرکہ میں

یزید کے خلاف اٹھنے والے اہلِ مدینہ بھی انہیں میں سے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے درج بالا تحریر کسی عام شخصیت کی نہیں

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

" فا ما ثنا ء الائمة عليه فاعلم ان حصرذلك لا يستطاع"

(الجواہر والدرر ص263)

ائمہ اسلام نے ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف و ثناء میں جو کچھ کہا ہے۔اس کا احاطہ کرنا استطاعت سے باہر ہے۔

علامہ برہان الدین البقائی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں خراج تحسین پیش کیا۔

"شيخ الاسلام ، وطرازالانام، علم الائمة العلام، حافظ العصر واستاذالدهر و سلطان العلماء وملك الفقهاء"

(الجواہر والدرر ص258)

شیخ الاسلام ، جلیل القدر ائمہ کے علم، حافظ العصر، زمانے بھر کے استاد، علماء کے سلطان، فقہا کے بادشاہ، مکہ مکرمہ کے محدث علامہ ابنِ فہد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے علم و فضل کی یوں گواہی دی۔

"ھو امام علامۃ، حافظ محقق، عدیم النظیر لم ترالعیون مثلہ"

(الجواھر والدرر ص250)

وہ تو امام، علامہ، حافظ، محقق اور ایسی شخصیت تھے جن کی کوئی مثال نہ ہو۔ ان جیسا آنکھیں نہ دیکھ سکیں۔

محدثِ قاہرہ ابو نعیم العقبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا

"منقطع النظیر، امیر المومنین فی الحدیث"

(الجواھر والدرد ص238)

بے مثل، علم حدیث میں اہلِ ایمان کے امیر

محدثِ حلب علامہ ابو ذر ابن البرہان الحلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

" امام الائمة و عالم الائمة ، خاتمة الحفاظ ،حامل راية الاسناد و من لم تر عيناى مثله"

(الجواھر والدرر ص253)

اماموں کے امام، امت کے عالم، خاتمۃ الحفاظ، علم الاسناد کے علمبردار، آپ جیسا میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں۔

قاضی القضاۃ علامہ ابوالفضل ابن الشحنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

"ولم يجتمع لاحد فى عصره ما اجتمع له من العلوم والمحاسن"

(الجواھر والدرر ص251)

آپ کے دور میں کسی بھی شخصیت میں وہ علوم اور محاسن جمع نہ ہو سکے، جو آپ کی ذات میں جمع ہو گئے۔

﴿مقصد حسین علیہ السلام سیدنا مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی﴾

مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ کو جب ابنِ زیاد ملعون کے دربار میں لے جایا گیا۔ تو اس نے نہایت جابرانہ انداز میں کہا۔

"إيه يا بن عقيل، أتيت الناس وأمرهم جميع وكلمتهم واحدة لتشتتهم وتفرق كلمتهم وتحمل بعضهم على قتل بعض؟ قال: كلا لست لذلك أتيت، ولكن أهل المصر زعموا أن أباك قتل خيارهم وسفك دماءهم، وعمل فيهم أعمال كسرى وقيصر، فأتيناهم لنأمر بالعدل وندعو إلى حكم الكتاب"

تم یہاں کوفہ آ کر انتشار پھیلانا چاہتے ہو۔ حالانکہ لوگ مجتمع ہو چکے تو سیدنا مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ میں فتنہ فساد بپا کرنے کے لیے نہیں آیا۔ اے ابنِ زیاد

اِس شہر والوں نے تیرے باپ کے بارے میں ہمیں بتایا تھا۔ کہ اُس نے بے دردی سے ان کے جلیل القدر افراد کا خون بہایا قیصر و کسریٰ کی سنت تازہ کردی۔ ہم تو صرف اس لیے آئے تھے۔ کہ عدل و انصاف کا بول بالا کردیں اور کتابِ الٰہی کے مطابق فیصلے کریں۔

(البدایہ والنھایہ ج8ص225)

﴿مقصدِ حسین علیہ السلام بزبانِ حسین علیہ السلام﴾

سیدنا امام حسین علیہ السلام نے اہلِ بصرہ کے نام ایک خط ارسال کیا تھا۔ جو اس بات کی دلیل ہے۔ سیدنا حسین علیہ السلام کا مقصد دین کی سر بلندی ہی تھا اور کچھ نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں

"بسم الله الرحمن الرحيم، من الحسين بن علي إلى مالك بن مسمع، والأحنف ابن قيس، والمنذر بن الجارود، ومسعود بن عمرو، وقيس بن الهيثم، سلام عليكم، أما بعد، فإني أدعوكم إلى إحياء معالم الحق وإماتة البدع، فإن تجيبوا تهتدوا سبل الرشاد، والسلام"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حسین بن علی کی طرف سے مالک بن مسمع، احنف بن قیس، منذر بن جارود، مسعود بن عمرو، قیس بن الہیثم کے نام؛

السلام علیکم ! امابعد،

میں تمہیں معالم حق کے احیاء اور بدعتوں کی بیخ کنی کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم میری دعوت پر لبیک کہو گے تو شاہراہ ہدایت پر گامزن ہو جاؤ گے۔

(الاخبار الطوال ص231)

جب لشکرِ یزید نے سیدنا امامِ حسین علیہ السلام کا محاصرہ کر لیا اور سیدنا امام حسین علیہ السلام کو یقین ہو گیا۔ کہ یہ لوگ اب جنگ کیے بغیر نہیں ٹلیں گے۔ تو کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

"نزل من الامر ماترون و ان الدنیا قد تغیرت و تنکرت وادبر معروفها وانشمرت حتی لم یبق منها الا کصبابة الاناء الاخسیس الاترون ان الحق لا یعمل به و ان الباطل لا یتناهی عنه لیرغب المومن فی لقاء اللہ تعالیٰ وانی لا اری الموت الا سعادة والحیاةمع الظالمین الا جرما"

حالات جو صورت اختیار کر چکے ہیں وہ تم جانتے ہی ہو، دنیا بدل گئی، اجنبی بن گئی۔ دنیا میں جو خیر تھی وہ جاتی رہی۔ اب تو دنیا تیل کے اس تلچھٹ کی طرح رہ گئی

ہے۔ جو برتن میں باقی رہ جاتی ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا اور باطل سے اجتناب نہیں کیا جارہا۔ اب تو حالات ایسے ہوگئے ہیں کہ مومن کو چاہیے کہ اللہ سے ملاقات کی رغبت رکھے میں تو ان حالات میں موت کو سعادت سمجھتا ہوں اور ظالم لوگوں کے ساتھ جینا جرم تصور کرتا ہوں۔

(احیاالعلوم ج4ص398)

نوٹ:۔

مندرجہ بالا خطبہ امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم سے نقل کیا گیا ہے۔ اور یہ عبارت ہم نے حامیانِ یزید پر اتمامِ حجت قائم کرنے کی غرض سے ذکر کی ہے۔

کیونکہ ہماری معلومات کے مطابق کوئی ناصبی ایسا نہیں جو امام غزالی کی وہ عبارت جو انھوں نے لعن یزید کے

مسئلہ پر لکھی، بڑھا چڑھا کر پیش نہ کرتا ہو۔یزید کے ان وکیلوں پر لازم ہے۔ کہ اس روایت پر بھی یقینِ کامل رکھیں۔

﴿مقصدِ امامِ حسین علیہ السلام علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی﴾

بلاشبہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا قصد اعلائے کلمتہ اللہ ہی تھا۔ اسی بناء پر اُس بیعت سے انکار کیا تھا۔جو ایک فاسق مجاھر کے ہاتھ پر بمع سنتِ کسریٰ و قیصر ہوئی تھی۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج2ص125)

﴿مقصدِ امامِ حسین علیہ السلام محدثِ جلیل علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں﴾

امام حسین علیہ السلام نے یزید پلید پر خروج کیا تھا۔۔۔یزید لوگوں کو گناہ اور معصیت کی طرف لے جانا چاہتا تھا۔

(تیسیر الباری شرح صحیح بخاری ج9ص195)

﴿مقصدِ امام حسین علیہ السلام مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں﴾

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سارا اجہاد صرف اس لیے تھا کہ

- کتاب و سنت کے قانون کو صحیح طور پر رواج دیں۔
- اسلام کے نظامِ عدل کو از سرِ نو قائم کریں۔
- اسلام میں خلافتِ نبوت کی بجائے ملوکیت و آمریت کی بدعت کا مقابلہ کریں۔ (شہیدِ کربلا ص102)

﴿مقصد امام حسین علیہ السلام علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں﴾

چون خلافت رشتہ از قرآن گسیخت
حریت را زہر اندر کام ریخت
خاست آن بر جلوہ خیر الامم
چون سحاب قبلہ باراں در قدم
بہرحق در خاك و خون غلطیدہ است
پس بنائے لا الہ گردیدہ است

جب خلافت نے اپنا رشتہ قرآن سے توڑ کر حریت کے حلق میں زہر انڈیل دیا تو حق کی خاطر خاک و خون میں لوٹے۔اس لیے "لا الہ " کی بنیاد بن گئے۔

﴾مقصدِ امامِ حسین علیہ السلام سید عبد الغنی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف کامونکی﴿

جب یزیدیت کا سیلاب آیا، خدا کے دیئے ہوئے ملک سے خدا کے دین کو دھکے دے کر نکال دینے کا وقت آیا تو حضرت امامِ حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا سر دے کر اس سیلاب کے آگے بند باندھ دیا۔

سبق یہ دیا کہ اے میرے نانا پاک کی امت جسے میں نے نااہل سمجھا، جس کے نظام کو حق تسلیم نہ کیا، میں نے سر تو دے دیا لیکن اس کے آگے جھکا نہیں، نظامِ

باطل کا مقابلہ کرنا، مصائب و تکالیف کے خلاف ٹکرا جانا یہی اسوہ حسین ابنِ علی ہے۔

(خطاب بعنوان شہادتِ امام حسین)

نوٹ: وہ تمام روایات جن میں دورِ یزید کی تباہ کاریوں اور خلافِ شرع امور کے عام رواج پا جانے کا تذکرہ ہے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقصدِ خروج کی وضاحت کرتی ہیں۔